الاربعین
فی فضائل امیر المؤمنین
رضی اللہ تعالی عنہ
ابی بکر الصدیق
تصنیف:
: محمد حاطب ملک۔

ابتدائیہ

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔۔۔۔الآخر[1]

ترجمہ: "اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"[2]

اس آیتِ مبارکہ میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عظیم توکل اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فضیلت کا بیان ہے بلکہ یہ آیتِ مبارکہ کئی اعتبار سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عظمت و شان پر دلالت کرتی ہے

(1) تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غارِ ثور میں اس لئے تشریف لے گئے کہ انہیں کفار کی طرف سے قتل کا اندیشہ تھا لہٰذا اگر رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سچے، پکے اور صدیق مومن ہونے کا یقین نہ ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کسی طور پر بھی انہیں اپنے ساتھ ہم رکابی کا شرف عطا نہ فرماتے کیونکہ اس طرح جو اندیشہ کفار سے تھا وہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی ہو سکتا تھا۔ یہ کلام اُن جاہلوں کو جواب ہے جو اِس سفر کے حوالے سے بھی سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر اعتراض کرتے ہیں۔

(2) یہ ہجرت اللہ تعالیٰ کی اجازت سے تھی، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں مخلص صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی ایک پوری جماعت موجود تھی اور وہ

1: القرآن: سورہ توبہ، آیۃ 40

2: ترجمہ کنز الایمان

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مقابلے میں نسبی طور پر نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زیادہ قریب بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے وقت رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صحبت میں رہنے کا شرف حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے علاوہ اور کسی کو بھی عطا نہیں فرمایا، یہ تخصیص حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عظیم مرتبے اور بقیہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔

(3) دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم حالات کی ناسازی کی وجہ سے ہجرت کر گئے جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شدید خوف اور انتہائی خطرناک صورتِ حال کے باوجود بھی تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قرب نہ چھوڑا بلکہ صبر و اِستقامت کے ساتھ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر رہے اور رسولُ اللہ ﷺ کی خدمت میں مصروف رہے۔

(4) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سفر و حضر میں رسولِ انور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہتے بلکہ اس کا اِلتزام فرماتے تھے، یہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سچے عشقِ رسول کی دلیل ہے۔

(5) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غارِ ثور میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُنسیّت کا شرف پایا اور اپنی جان قربان کرنے کی سعادت پائی۔

(6) اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ثانی فرمایا یعنی حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد جس کا سب سے پہلا نمبر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ثانی (یعنی دوسرے نمبر پر) ہونے کا شرف پایا جن میں سے ایک یہ ہے کہ

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلو میں تدفین کی وجہ سے قیامت تک ثانیت سے مشرف ہیں۔

(7) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا صحابی ہونا خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔

(8) اللہ تعالیٰ ان دونوں مقدس ہستیوں کے ساتھ تھا تو س کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو یہ اس کے دوسروں سے افضل ہونے کی دلیل ہے۔(1)

اس افضل البشر بعد الانبیاء ہستی یعنی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت و شان میں محبوب کریم ﷺ نے بے شمار ارشادات فرمائے تاکہ امت ان کے فضل و شرف کو سمجھ کر ان سے فیض حاصل کر سکے۔ ویسے تو نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام امت میں سب سے افضل ہیں لیکن ان میں چند ایسے نفوس بھی ہیں جنکی شان میں مختلف اوقات و مختلف مواقع پر خصوصا رسول اللہ ﷺ نے ارشادات امت کیلئے فرمائے۔ ان میں سب سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات با برکات ہے۔ لیکن موجودہ اس پُر فتن دور میں ایک بدبخت طبقہ ایسا بھی ہے۔ جو اسلام کے اندر رخنہ و انتشار ڈالنے والے منافقین کی گھڑی ہوئی تاریخی و من گھڑت روایات اور اپنے اندر چھپے ہوئے بغض و عناد کی وجہ سے اس مقدس ہستی پر طرح طرح کے طعن کرتے ہیں۔ اور ان من گھڑت روایات کو بار بار سادہ لوح عوام کے سامنے پیش کر کے ان کے عقائد و ایمان پر ڈاکہ زنی کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ بد بخت طبقہ اس حقیقت سے بالکل ناواقف ہے کہ عقائد و فضیلت کا معیار تاریخی و من گھڑت روایات نہیں بلکہ کلام اللہ اور کلام حبیب اللہ ﷺ ہیں۔ یہ جاھل اور شیطان کی روش پر چلنے والا طبقہ قرآن کی صریح نصوص اور سنت کے واضح احکامات کو نظر انداز کر کے صرف ان تاریخی روایات و من گھڑت روایات کا سہارا لے کر اس مقدس ترین ہستی یعنی سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ پر زبان درازیاں

1: تفسیر صراط الجنان تحت الآیۃ

کرکے اپنے لیے جہنم کا رستہ وسیع کرتے ہیں۔
ہم نے اپنے اس رسالہ میں خلیفۂ رسول ،خلیفۂ بلا فصل سسر رسول، افضل البشر بعد الانبیاء سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت و شان میں رسول اللہ ﷺ کے چالیس فرامین جمع کیے ہیں۔ جنکو کتب حدیث کی اقسام میں اربعین (چالیس احادیث) کہا جاتا ہے۔
رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں ہمیں اربعین کے بہت سے فضائل ملتے ہیں جسکو متعدد صحابہ نے مختلف متون کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مختصرا ان میں سے چند ایک روایات ہم پیش کریں گے۔ تاکہ چالیس احادیث یاد کرکے یا نقل کرکے لوگوں تک پہنچانے کی فضیلت واضح ہو سکے۔
ان میں اکثر طرق امام ابن جوزی نے اپنی کتاب {العلل المتناہیۃ} میں نقل کی ہیں۔
ہم بھی امام ابن جوزی کی کتاب سے استفادہ کریں گے۔۔امام ابن جوزی نے اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابہ کا نام ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کو حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو دردا، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو امامہ، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت ابن عمرو، حضرت انس اور حضرت بریدہ رضوان اللہ علیھم نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے میں اختصار کے ساتھ امام ابن جوزی کی کتاب {العلل المتناہیۃ} سے صرف حدیث کے مختلف متون نقل کرونگا تاکہ مختصرا {اربعین} کی تمام فضیلتیں بیان ہو سکیں۔

1): سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کی روایت۔

{قَالَ} رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْتَفِعُونَ بِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهًا عَالِمًا".}} (1)

1: العلل المتناہیہ: ج1ص 112 الرقم 161

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " جس نے میری امت کیلئے چالیس احادیث یاد کیں جن سے وہ فائدہ اٹھائیں، قیامت کے دن اللہ تعالی اسے فقیہ و عالم اٹھائے گا"۔

2: حضرت عبد ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{{مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حديثا ينعهم اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا قِيلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ".}} (المصدر السابق)

ترجمہ: "جس نے میری امت کے لیے چالیس احادیث حفظ کر لیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔"

3: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{{مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهًا عَالِمًا".}} (المصدر السابق)

ترجمہ: " جس نے میری امت کیلئے احکام دین میں چالیس احادیث یاد کر لیں۔ قیامت کے دن اللہ عزوجل اسے فقیہ اور عالم اٹھائے گا۔"

4: حضرت ابو دردا رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{{مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا".}} (المصدر السابق)

ترجمہ: " جس نے میری امت کیلئے احکام دین میں سے چالیس احادیث یاد کر لیں اللہ اسے قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کیلئے شفیع و گواہ ہوں گا۔"

5: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

{{"مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ سُنَّتِي أَدْخَلْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي شَفَاعَتِي".}} (المصدر السابق)

ترجمہ: " جس نے میری امت کے لیے میری سنت میں سے چالیس حدیثیں یاد کیں میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں شامل کروں گا۔"

باقی تمام صحابہ کی روایات میں بھی اسی طرح کے مضمون ذکر کیئے گئے ہیں۔ اسی حدیث مبارکہ کو سند بنا کر متقدمین و متاخرین میں سے کثیر علماء نے مختلف موضوعات پر چالیس چالیس احادیث نقل کرکے احادیث میں بیان کئے گئے انعامات حاصل کرنے والے لوگوں کی فہرست میں اپنے نام بھی درج کیے۔ اور میرا اس رسالہ {{ اربعین }} کو لکھنے کا مقصد بھی اسی حدیث پر عمل کے اور ان میں بیان کردہ انعامات حاصل کرنے والوں کی فہرست میں اپنا نام بھی شامل کروانا ہے۔ اور اسی کے تحت تمام علماء و محدثین جنہوں نے اربعینات تصنیف کیں ان کی اتباع سے فیض حاصل کرنا ہے۔

اس رسالہ میں خلیفۂ بلا فصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں وارد احادیث کو جمع کرنے کا مقصد بھی بیان کرتا چلوں کہ موجودہ حالات کے پیش نظر پوری دنیا میں جہاں بے شمار فتنے سر اٹھا رہے ہیں وہیں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ خطرناک فتنہ عموی طور پر تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذوات مقدسات پر اور خصوصا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر طعن زنی اور تبرا بازی کا ہے۔ اور اس فعل قبیح کے مرتکب لوگوں کا

مقصد مختلف تاریخی ومن گھڑت روایات جو ابن سباء کے پیروکاروں کی گھڑی ہوئی ہیں۔ ان کو سند بنا کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذوات مقدسہ کو مشکوک بنانا ہے تاکہ انکے ذریعے جو قرآن و فرمان رسول ﷺ ہم تک پہنچا اس کو بھی مشکوک بنا دیا جائے اور یہ سازش کوئی آج کی نہیں ہے بلکہ دور فاروقی کے بعد جب یہود اور نصاری مسلمانوں کے مقابلے میں بے بس ہو گئے تھے اس وقت انہوں نے منافقانہ طریقے سے اسلام کے اندر داخل ہو کر اسلام کے عقائد میں بگاڑ پیدا کرنے کی سازش کا جال بچھانے کا پروگرام بنایا جس میں وہ کسی حد تک کامیاب ہوئے۔ عبد اللہ بن سباء بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ جس نے بظاہر محبت اہلبیت کا لبادہ اوڑھ کر رفض و شیعیت کی بنیاد رکھی۔ ہم نے اس کی تفصیل اپنے رسالہ { مسئلہ فدک کتب شیعہ کی روشنی میں } بیان کی ہے آپ احباب ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

مختصراً یہ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ذوات مقدسہ پر طعن درازی کے اسی فتنہ کے مقابلے میں لوگوں تک ان مقدس ہستیوں کے مناقب و فضائل بیان کرنا ہی اس رسالہ کا بنیادی مقصد ہے۔ اللہ تبارک و تعالی کی ذات پاک سے یہ امید قوی ہے کہ اس مذکورہ حدیث پر عمل اور اتباع علماء کی جانے والی اس حقیر سے سعی کو کریم آقا ﷺ کے صدقے اپنی بارگاہ میں قبولیت کا شرف بخشے اور اسے ہمارے لیے بمطابق احادیث روز قیامت علماء کے ساتھ حشر اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

: محمد حاطب ملک

خلیفۂ بلا فصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف:

نسب:
حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ بن عثمان عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ بن کعب ہے۔ مرہ بن کعب تک آپ کے سلسلہ نسب میں کل چھ واسطے ہیں اور اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کے نسب میں بھی مرہ بن کعب تک چھ ہی واسطے ہیں اور نرہ بن کعب پر جا کر آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ سرکار ﷺ کے نسب سے جا ملتا ہے آپکے والد عثمان کی کنیت ابو قحافہ ہے، آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا نام ام الخیر سلمٰی بنے صخر بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّہ بن کعب ہے ام الخیر سلمٰی کی والدہ (یعنی سیدنا صدیا اکل ر رضی اللہ عنہ کی نانی) کا نام دلاف ہے اور یہی امیہ بنت عبید بن ناقد خزاعی ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی دادی کا نام امینہ بنے عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہے۔

قبیلے کی ذمہداریاں و اوصاف:

مکہ مکرمہ میں جتنے بھی قبیلے آباد تھے ان میں سے ہر قبیلہ اس وقت کے مناصب میں سے کسی نہ کسی منصب سے ضرور سرفراز تھا مثلا بنو عبد مناف کے پاس حجاج کرام کے لیے پانی اور دیگر ضروریات زندگی مہیا کرنے کی ذمہداری تھی۔ بنو عبد الدار کے پاس جنگی معاملات اور کعبۃ اللہ شریف کے حفاظتی امور کی ذمہداری تھی۔ بنو مخزوم کے پاس لشکروں کے سپہ سالار ہونے کی ذمہداری تھی۔ اس طرح بنو تمیم بن مرّہ جو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کا قبیلہ تھا ان کا کام خون بہا اور دیتیں جمع کرنا تھا۔ بنو تمیم کی خصوصیات عرب کے دورے قبائل سے مختلف نہ تھیں ان میں بھی وہی اوصاف پائے جاتے تھے جو دوسرے

عرب قبیلوں میں پائے جاتے تھے، جرات، شجاعت، سخاوت، مروت، ہمدردی، بہادری و جفاکشی، ہمسایہ قبائل کی حمایت و حفاظت، معاہدے کی پابندی وغیرہ تمام اوصاف سے بنو تمیم متصف تھے۔

کنیّت کی وجوہات:

" ابو بکر" آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی اس کی پہلی وجہ یہ تھی کہ، عربی زبان میں "البکر" جوان اونٹ کو کہتے ہیں۔ جس کے پاس اونٹوں کی کثرت ہوتی یا جس کا قبیلہ بہت بڑا ہوتا یا جو اونٹوں کی دیکھ بھال اور دیگر معاملات میں بہت ماہر ہوتا عرب لوگ اسے " ابو بکر" کہتے تھے۔ چونکہ آپ رضی اللہ عنہ کا قبیلہ بھی بہت بڑا تھا اور آپ بہت مالدار بھی گھے نیز اونٹوں کے تمام معاملات میں بھی آپ مہارت رکھتے تھے اس لیے آپ بھی ابو بکر کے نام سے مشہور ہوئے۔

دوسر وجہ آپکی کنیت کی یہ تھی کہ عربی زبان میں "ابو" کا معنی والا اور "بکر" کے معنی اوّلیت کے ہیں، تو ابو بجر کے معنی ہوئے اولیت والا۔ چونکہ آپ رضی ذللہ عنہ اسلام لانے، مال خرچ جرنے، جان لٹانے، ہجرت کرنے، حضور کے وصال کے بعد وصال، قیامت کے دن قبر کھلنے، وغیرہ کے معاملے میں اولیت رکھتے ہیں اس لیے آپ رضی اللہ عنہ کو ابو بکر (یعنی اولیت والا) کہا گیا۔

القابات:

آپ رضی اللہ عنہ کے متعدد القابات ہیں۔ جن میں عتیق، صدیق، حلیم اور اوّاہ ہیں ان میں سب سے مشہور عتیق اور صدیق ہیں۔

مکان:

آپ رضی اللہ عنہ کی ملکیت میں تین گھر تھے۔ ایک مکہ مکرمہ میں محلّہ مسفلہ میں تھا جس میں وہ دو پتھر مبارک بھی لگے ہوئے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو قبل از اعلان

نبوت سلام کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مکی زندگی اسی گھر میں بسر کی۔
آپ رضی اللہ عنہ کے دو گھر مدینہ منورہ میں تھے۔ ایک گھر مسجد نبوی سے متصل تھا جس کی کھڑکی مسجد نبوی کے اندر کھلتی تھی اور اسی کھڑکی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے آخری عمر میں ارشاد فرمایا کہ " ابو بکر کی کھڑکی کے سوا تمام کھڑکیاں بند کر دو"۔ دوسرا گھر مقام "سنح" میں واقع تھا رسول اللہ ﷺ کے وصال ظاہری کے وقت آپ اسی گھر سے کاشانہ نبوت میں حاضر ہوئے تھے۔

زمانۂ جاہلیت میں مقام:

امام زکریا بن شرف نوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ کا شمار زمانہ جاہلیت میں رؤساء قریش میں ہوتا تھا اور دیگت سردار آپ سے مختلف امور میں مشورے کیا کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کے اچھے، برے تمام معاملات کو اچھی طرح جانتے تھے جب اسلام کا پیغام ملا، تو اسلام کو دنیا پر ترجیح دی اور صرف اسلام کیلئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔

ذریعۂ معاش:

مکہ کے چھوٹے بڑے تمام قبیلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ تجارت کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہ جب جوان ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی کپڑے کی تجارت شروع کی اور اپنے اعلیٰ اخلاق، صاف گفتگو، زبان کی سچائی اور ایمانداری سے آپ نے بے حد نفع حاصل کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں آپکا شمار مکہ کے معروف تاجروں میں ہونے لگا۔

رسول اللہ ﷺ سے دوستی:

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نبی کریم ﷺ ظہور اسلام سے قبلہ بھی ایک دوسرے کے دوست تھے۔ اور یہ دوستی اس حد تک گہری تھی کہ رسول اللہ ﷺ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر روزانہ تشریف

لاتے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہ گزرتا تھا جس کی صبح و شام رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں۔

رسول اللہ ﷺ اور خلفاء کی عمریں:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان فرماتے ہیں کہ قبول اسلام کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر 38 سال تھی اور سوائے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کہ ان کی عمر شریف 82 سال ہوئی ہر سہ یعنی تینو خلفائے راشدین میں سے ہر ایک کی عمر مبارک نیز سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی عمر مبارک کے برابر ہوئیں یعنی 63 سال۔ اگرچہ اس میں کچھ روز و ماہ کم و بیش ضرور تھی لیکن سال وفات یہی تھا۔

قبولِ اسلام میں اولیت:

سیدنا ابراہیم بن نخعی رحمہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: " کہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد اسلام کے سب سے پہلے مبلغ:

اور دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار ﷺ کے بعد سب سے پہلے اسلام کی تبلیغ فرمانے کا اعزاز آپ رضی اللہ عنہ ہی کو حاصل ہے کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا اور جس دن اسلام قبول فرمایا اسی دن تبلیغ اسلام بھی شروع فرما دی۔

ازواج و اولاد:

آپ رضی اللہ عنہ کی ازواج کی تعداد 4 ہے آپ نے دو نکاح مکہ مکرمہ میں کیے اور دو مدینہ منورہ میں۔

پہلا نکاح قریش کے مشہور شخص عبد العزی کی بیٹی امام قتیلہ سے ہوا بعض کے نزدیک اس کا نام ام قتلہ ہے۔ یہ قریش کے قبیلہ بنو عامر بن لوی سے تعلق رکھتی تھی۔ اس سے آپ کے

ایک بڑے بیٹے حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ایک بیٹی سیدتنا اسماء رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

دوسرا نکاح ام رومان بنت عامر بن عویمر سے ہوا یہ قبیلہ فراش بن غنم بن ہنانہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان سے ایک بیٹے حضرت سیدنا عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ اور ایک بیٹی ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پیدا ہوئیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات کو عمرہ کیلئے لے کر جانے والے یہی حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن ابو بکر ہی تھے۔

تیسرا نکاح حبیبہ بن خارجہ بن زید سے ہو اان سے آپ رضی اللہ عنہ کی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت سیدنا امام کلثوم رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

جوتھا نکاح سیدتنا اسماء بنت عمیس سے ہوا یہ حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں، جنگ موتہ میں شام کے اندر حضرت رضی اللہ عنہ جعفر کی شہادت ہو گئ تو ان سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا، جب یہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے ساتھ حج کا سفر کرتے ہوئے 25 ذوالقعدہ کو ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آپکے بیٹے محمد کی ولادت ہو گئ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہی تھے۔

صدیق اکبر کی اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ رشتہ داری:

1: آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف بھی تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا یہ دونوں والدہ کی طرف سے بہنیں ان کی والدہ محترمہ کا نام "ہند بنت عوف" ہے اور انہیں "خولہ بنت عوف" بھی کہا جاتا ہے۔ یوں اس مبارک رشتے سے اللہ عزوجل کے محبوب کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر کے ہم زلف ہوئے۔ سیدتنا میمونہ بنت ہند بنت عوف ، زوجہ رسول اللہ ﷺ اور سیدتنا اسماء بنت ہند بنت عوف، زوجہ صدیق اکبر تھیں۔

2: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی لاڈلی شہزدی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح 10 بعثت نبوی، شوال المکرم کے مہینے میں اپنے محبوب آقا ﷺ سے کیا اس وقت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر چھ سال تھی تین سال بعد شوال المکرم ہی کے مہینے میں 9 سال کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہا کی نبی مکرم ﷺ کے کاشانہ اقدس میں رخصتی ہوئی اور آپ کو 9 سال اور 5 ماہ رسول اللہ ﷺ کی رفاقت حاصل رہی۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت آپ کی عمر 18 سال تھی۔

3: حضرت ابو بکر صدیق کے نواسے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بھتیجے ہیں، کیونکہ سرکار ﷺ کی پھوپھی اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی دادی سیدتنا صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔
یعنی عبد اللہ بن زبیر صدیق اکبر کی بیٹی اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ کے بیٹے کے بیٹے ہیں۔

4: حضرت ابو بکر کے نواسے سیدنا عبد اللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ جنکی والدہ صدیق اکبر کی بیٹی اسماء بنت ابی بکر ہیں۔ یہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ ام الحسن سیدنا عبد اللہ بن زبیر کی زوجہ ہیں۔ لہٰذا ان کی ہونے والی اولاد والد کی طرف سے "صدیقی" اور والدہ کی طرف سے "علوی و فاطمی و حسنی" ہے۔

5: حضرت ابو بکر کے ایک بیٹے سیدنا محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ہیں جنکی والدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہیں، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد مولا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح فرمایا چنانچہ،

○ سیدنا محمد بن ابی بکر، مولا علی کے سوتیلے بیٹے ہوئے۔ البتہ ان سے ہونے والی اولاد صدیقی ہی کہلائے گی۔

○ مولا علی رضی عنہ کی دوسری اولاد، جیسے حسنین کریمین وغیرہ یہ تمام سیدنا محمد بن ابی بکر کے سوتیلے بہن بھائی ہیں۔

6: مولا علی رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ سیدہ شہر بانو اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی زوجہ آپس میں سگی بہنیں تھیں۔ یعنی مولا علی و صدیق اکبر رضی اللہ عنہما کی بہوئیں سگی بہنیں تھیں۔ مولا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سیدنا حریث بن جابر جعفی رضی اللہ عنہ نے شاہ ایران یزد جرد بن شہریار کی دو بیٹیاں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجیں تو آپ نے ان میں بڑی بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے فرما دیا اور چھوٹی بیٹی کا نکاح سیدنا محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرما دیا۔ ان سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور سیدنا محمد بن ابو بکر کے بیٹے سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ یوں سیدنا ابو بکر صدیق کے بیٹے اور مولا علی کے بیٹے ہم زلف اور انکی اولادیں آپس میں خالہ زاد ہوئے۔

7: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم ہے۔ جبکہ آپکے والد گرامی کا اسم سیدنا باقر بن علی بن حسین بن علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم ہے۔ یوں والدہ کی طرف سے صدیقی اور والد کی طرف علوی ہوئے

8: سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پوتی سیدہ حفصہ بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں۔ اس رشتے سے امام حسین سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے داماد ہوئے لہٰذا ان سے ہونے والی اولاد اپنے والد کی طرف سے علوی اور والدہ کی طرف سے صدیقی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور فتنہ ارتداد و منکرین زکوۃ اور مدعیان نبوت کے خلاف ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور قلیل سی مدت خلافت 2سال چند ماہ کے اندر اندر ان تمام فتنوں کی سرکوبی کی یہاں تک سب کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا۔ اور آخر میں آپ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو قلبی مرض لاحق تھا۔ وصال کی وجوہات کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ جن میں سردی میں غسل کرنے کی وجہ سے بخار کا ہو جانا اور پھر اسی میں وصال فرمانا اور ایک روایت کے مطابق آپ رضی اللہ عنہ کو کھانے میں زہر دیا گیا اور تینوں میں تعارض کی کوئی وجہ نہیں ممکن ہے یہ تینوں اسباب جمع ہو گئے ہوں۔ واللہ اعلم۔ آپ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ اور لحد میں سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، رضی اللہ عنہم اور آپکے بیٹے عبد الرحمٰن بن ابی بکر نے اتارا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کو رات میں ہی رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

اللہ پاک اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے صدقے ہمارا خاتمہ بالایمان اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

نوٹ: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے تعارف میں حوالہ جات اس لیے نہیں پیش کیے گئے کہ یہاں مقصد حالات زندگی نہیں بلکہ فضائل کا بیان تھا۔ اگر کسی کو حوالہ جات کی حاجت ہو تو "فیضان صدیق اکبر" مطبوعہ دعوت اسلامی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

الاربعین
فی فضائل امیر المؤمنین
ابی بکر الصدیق

حدیث: (1)

بارگاہ رسالت میں مقام و مرتبہ

{{عن ابن عباس قال: رأيت رسول الله -صلى الله عليه وسلم- واقفًا مع علي، إذ أقبل أبو بكر فصافحه النبي -صلى الله عليه وسلم- وعانقه وقبل فاه أبي بكر فقال صلى الله عليه وسلم: "يا أبا الحسن، منزلة أبي بكر عندي كمنزلتي عند ربي"}} (الرياض النضرة في مناقب العشرة: 185/1)

ترجمہ: "حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ خاتم المرسلین ﷺ مولا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے تھے۔ اتنے میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ فرمایا پھر گلے لگا کر آپ رضی اللہ عنہ کے منہ کو چوم لیا اور مولا علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: " اے ابو الحسن! میرے نزدیک ابو بکر کا وہی مقام ہے جو اللہ کے ہاں میرا مقام ہے۔"

حدیث: 2

دو (یعنی رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابو بکر) کے ساتھ تیسرا اللہ!

حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ: «نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ! فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا». (صحيح مسلم: 2381)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت ہم غار میں تھے میں نے سروں کی جانب مشرکین کے قدم دیکھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! ان دو کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن میں تیسرا اللہ ہو۔"

حدیث: 3

اگر دنیا میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا:

{{ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ «أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ! فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى، فَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ. وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ، لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ »}}. (صحيح مسلم: 2382)

ترجمہ: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتیں لے لے یا اللہ کے پاس رہے، اس بندے نے اللہ کے پاس رہنا اختیار کر لیا، یہ سن کر حضرت ابو بکر روئے اور خوب روئے اور کہا: ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، حضرت ابو سعید

نے فرمایا: جس شخص کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابو بکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال اور صحبت کے لحاظ سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر ہیں اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلام کی اخوت قائم ہے اور ابو بکر کی (مسجد کی طرف کھلنے والی) کھڑکی کے علاوہ سب کھڑکیاں بند کر دی جائیں۔"

حدیث: 4

سیدنا ابو بکر اور اسلام کی مالی خدمت:

{{ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ، مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ» قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ }} (سنن ابن ماجہ: 94)

ترجمہ: "حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی کے مال نے بھی مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال نے مجھے نفع دیا ہے"۔ ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رو پڑے، انہوں نے عرض کی "میں اور میرا مال آپ ﷺ کا ہی ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ۔"

حدیث: 5

رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارے ابو بکر ہیں:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ

النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ» قِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا» (سنن ابن ماجہ: 101)

ترجمہ: " سیدنا انس بن مالک بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) ، عرض کی گئی: مردوں میں سے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کا والد (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ)

حدیث: 6

اللہ ابو بکر پر رحم کرے:

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، ثنا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ » اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ « (مستدرک:4441)

ترجمہ: "حضرت علی ابن ابی طالب رضی للہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی مجھے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرت جانے کیلئے سواری فراہم کی۔"

حدیث: 7

رسول اللہ ﷺ کی صدیق کیلئے رضوان اکبر کی دعا۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، رَئِيسُ الْخَيَّاطِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحُبُلِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثنا يُوسُفُ بْنُ

النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: «عَائِشَةُ» قِيلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا»(»
سنن ابن ماجہ: 101)

ترجمہ: " سیدنا انس بن مالک بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) ، عرض کی گئی: مردوں میں سے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کا والد (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ)

حدیث: 6

اللہ ابو بکر پر رحم کرے:

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، ثنا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ » اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ «الْهِجْرَةِ (مستدرک:4441)

ترجمہ: "حضرت علی ابن ابی طالب رضی للہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی مجھے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرت جانے کیلئے سواری فراہم کی۔"

حدیث: 7

رسول اللہ ﷺ کی صدیق کیلئے رضوان اکبر کی دعا۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، رَئِيسُ الْخَيَّاطِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحُبُلِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثنا يُوسُفُ بْنُ

مُحَمَّدٍ، رَئِيسُ الْخَيَّاطِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحُبُلِيُّ، ثنا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ الْكِلَابِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَتَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ بِكَلَامٍ لَغَا فِي الْكَلَامِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، وَقَالَ: يَا» أَبَا بَكْرٍ، سَمِعْتَ مَا «قَالُوا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَفَهِمْتُهُ، قَالَ: «فَأَجِبْهُمْ» قَالَ: فَأَجَابَهُمْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِجَوَابٍ وَأَجَادَ الْجَوَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا» أَبَا بَكْرٍ، أَعْطَاكَ اللَّهُ الرِّضْوَانَ «الْأَكْبَرَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: وَمَا الرِّضْوَانُ الْأَكْبَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يَتَجَلَّى» اللَّهُ لِعِبَادِهِ فِي الْآخِرَةِ عَامَّةً، وَيَتَجَلَّى لِأَبِي بَكْرٍ خَاصَّةً»}} (مستدرک:4463)

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ عبد القیس کا وفد آیا اور ان میں سے بعض نے بہت لغو گفتگو کی، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ان کی باتیں سنی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ اور میں سمجھ بھی چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو جواب دو۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکو بہت عمدہ جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر رضی اللہ عنہ اللہ تمھیں " رضوان اکبر" عطا فرمائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ " رضوان اکبر" کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے بندوں پر عام تجلی فرمائے گا جب کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ پر خاص تجلی فرمائے گا۔"

حدیث: 8

سیدنا صدیق اکبر کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔

{{ حَدَّثَنا أَبو مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنا مَالِكُ بنُ أنسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَن رسولَ اللَّهِ صلى الله عَلَيه وَسلم، قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ: نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ، يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ، نودِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيامِ، دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ أَبو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عَلَى مَنْ دُعِىَ مِنْ هَذِهِ الأَبْوابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تلك الأَبْوابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ . }} (موطا مالک:910)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا خرچ کرے تو اسے جنت سے آواز دی جاتی ہے کہ اے اللہ کے بندے! بھلائی یہ ہے۔ جو نمازی ہو گا اسے باب الصلوۃ سے بلایا جائے گا، جو مجاہد ہو گا اسے باب الجہاد سے بلایا جائے گا اور روزے رکھنے والے کو بالریان سے بلایا جائے گا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جو ان دروازوں سے بلایا گیا اسے پھر کیا پرواہ۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے جس کو تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ فرمایا: ہاں امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو۔" (یعنی تمھیں جنت کے ہر ایک دروازے سے بلایا جائے گا)

حدیث: 9

سیدنا صدیق اکبر کا جنت میں مرحبا مرحبا کے نعروں سے استقبال کیا جائے گا:

{{ خبرنا الوليد بن بنان بواسط، حدثنا أحمد بن محمد بن أبي بكر السالمي، حدثنا ابن أبي فديك، عن رباح بن أبي معروف، عن قيس بن سعد، عن مجاهد، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يدخل الجنة رجل، فلا يبقى أهل دار ولا أهل غرفة إلا قالوا: مرحبا مرحبا، إلينا إلينا"، فقال أبو بكر: يا رسول الله، ما توى على هذا الرجل في ذلك اليوم؟ قال: "أجل، و أنت هو يا أبا بكر"}} (ابن حبان 3202)

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: " ایک شخص جنت میں داخل ہو گا، تو ہر گھر اور بالاخانے کے لوگ یہ کہیں گے کہ خوش آمدید خوش آمدید ہماری طرف آیئے ہماری طرف آیئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! اس دن میں اس شخص کے بارے آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اے ابو بکر وہ تم ہو گے۔"

حدیث: 10

سب سے افضل ہستی:

{{ حدثنا أحمد قثنا وهب بن بقية الواسطي قثنا عبد الله بن سفيان الواسطي، عن ابن جريج، عن عطاء، عن أبي الدرداء قال: رآني رسول الله صلى الله عليه وسلم أمشي أمام أبي بكر فقال: يا» أبا الدرداء،

أتمشي أمام من هو خير منك في الدنيا والآخرة؟ ما طلعت الشمس، ولا غربت، على أحد بعد النبيين والمرسلين أفضل من أبي بكر}}. (فضائل صحابہ لابن احمد: 135)

ترجمہ: "سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اس شخصیت کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے دنیا اور آخرت میں بہت بہتر ہے اور ہر اس شخص سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے۔ مگر انبیا و رسل علیہم السلام ابو بکر سے افضل ہیں۔"

حدیث: 11

ابو بکر کو اللہ نے مقدم کیا:

{{حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَتْنَا أُمُّ عُمَرَ، ابْنَةُ لِحَسَّانَ بْنِ زَيْدٍ - قَالَ أَبِي: عَجُوزُ صِدْقٍ - قَالَتْ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ ٢٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَتْنَا أُمُّ عُمَرَ، ابْنَةُ لِحَسَّانَ بْنِ زَيْدٍ - قَالَ أَبِي: عَجُوزُ صِدْقٍ - قَالَتْ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ حَفْصَةَ ابْنَةَ عُمَرَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَنْتَ مَرِضْتَ قَدَّمْتَ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: لَسْتُ» أَنَا الَّذِي أُقَدِّمُهُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ قَدَّمَهُ»}}
(فضائل صحابہ لابن احمد: 298)

ترجمہ: "سعید بن یحیٰ بن قیس بن عباس اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ جب آپ بیمار ہوتے ہیں

تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کو مقدم کرتا ہے۔"

حدیث: 12

ابو بکر کا ثواب۔

{{حدثنا علي حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي ثَوَابَ مَنْ آمَنَ بِهِ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ وَإِنَّ اللَّهَ أَعْطَاكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَوَابَ مَنْ آمَنَ بِي مُنْذُ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ.
}} (فضائل صدیق للعشاری: 22)

ترجمہ: "مولا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک جتنے لوگ اس پر لانے والے ہیں ان سب کا ثواب مجھے عطا کیا ہے۔ اور اے ابو بکر اللہ تعالیٰ نے میری بعثت کے بعد قیامت تک جتنے ایمان والے ہیں ان سب کا ثواب تمہیں عطا کیا ہے۔"

حدیث: 13

امت میں سب سے افضل:

{{حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّيبَاجِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الدِّيبَاجِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ

بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ أُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.}} (فضائل صدیق للعشاری: 23)

ترجمہ: "ابو رجاء عطاردی کہتے ہیں کہ میں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔"

حدیث: 14

سیدنا ابو بکر جنتی ہیں:

{{حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، وَأَبُو سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ» عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ «الْجَنَّةِ فَأَطْلَعَ أَبُو بَكْرٍ، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ}} (مستدرک)4443

ترجمہ: "سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمھارے پاس ایک جنتی شخص آنے والا ہے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام عرض کر کے بیٹھ گئے۔"

حدیث: 15

رسول اللہ ﷺ سیدنا ابو بکر کے مال کو ایسے خرچ کرتے جس طرح

اپنے مال کو خرچ کیا جاتا ہے۔

{{حدثنا عبد الله قال: حدثني جعفر بن محمد بن الفضيل قثنا حسن بن محمد بن أعين قثنا موسى يعني ابن أعين، قثنا إسحاق يعني ابن راشد، عن الزهري، عن سعيد بن المسيب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما» مال رجل من المسلمين أنفع لي من مال أبي بكر، ومنه أعتق بلالا، وكان يقضي في مال أبي بكر كما يقضي الرجل في مال «نفسه}} (فضائل صحابہ: 65)

ترجمہ: "سیدنا سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ کسی کے مال نے بھی مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا نفع ابو بکر کے مال نے دیا۔ اور انکی وجہ سے ہی بلال آزاد ہوئے۔ اور آپ ﷺ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال کو ایسے خرچ کرتے جس طرح اپنے مال کو خرچ کیا جاتا ہے۔"

حدیث: 16

ابو بکر رسول اللہ ﷺ کی ہر حال میں تصدیق کرنے والے ہیں۔

{{حدثنا عبد الله قال: حدثني محمد بن الحسين بن إبراهيم بن إشكاب قثنا يزيد بن هارون قثنا أبو معشر قثنا أبو وهب، مولى أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليلة أسري به لجبريل عليه السلام: إن» قومي لا «يصدقوني، فقال له جبريل: بلى، يصدقك أبو بكر الصديق.}} (فضائل صحابہ لابن احمد: 116)

ترجمہ: " سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا: بلا شبہ میری قوم (اس وقعہ) کی تصدیق نہیں کرے گی تو سیدنا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے۔"

حدیث: 17

صدیق اکبر کا جنت میں بلند و بالا محل۔

{{عن أنس قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم: "لما دخلت الجنة ليلة أسري بي نظرت إلى برج أعلاه حرير و أسفله حرير، فقلت: يا جبريل لمن هذا البرج؟ فقال: هذا لأبي بكر" خرجه في فضائله. }} (رياض النضره: (183/1)

ترجمہ: "سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور ﷺ نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک بلند و بالا محل دیکھا جس پر ریشم کے پردے لگے ہوئے تھے میں نے کہا: " جبریل! یہ کس کیلئے ہے۔ انہوں نے عرض کی یہ آپکے غلام عاشق صادق سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے۔"

حدیث: 18

صدیق اکبر کا تمام آسمانوں میں نام۔

{{ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: "عُرِجَ» بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَمَا مَرَرْتُ بِسَمَاءٍ إِلَّا وَجَدْتُ فِيهَا اسْمِي: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، مِنْ «خَلْفِي"}} (مجمع الزوائد: 14296) (49/9)

ترجمہ: "سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میرا جس آسمان سے بھی گزر ہوا میں نے وہاں اپنا نام لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابو بکر کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔

حدیث: 19

محسنِ کائنات کے محسن۔

{{حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الحَسَنِ الكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ القَوَارِيرِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا» لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ القِيَامَةِ، }} (سنن ترمذی: 3661)

ترجمہ: "سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جس کسی کا بھی احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جنکا بدلہ اللہ تعالیٰ روز قیامت انہیں عطا فرمائے گا۔"

حدیث: 20

صدیق اکبر کا دل نور سے معمور ہے۔

{{استتب عقيل بن أبي طالب وأبو بكر قال وكان أبو بكر سبابا أو نشابا غير أنه تحرج من قرابته من النبي (صلى الله عليه وسلم) فأعرض عنه ولكنه شكاه إلى رسول الله (صلى الله عليه وسلم) فقام رسول الله (صلى الله عليه وسلم) في الناس ألا تدعون لي صاحبي ما شأنكم وشأنه فو الله ما منكم رجل إلا على باب بيته ظلمة إلا باب أبي بكر فإن على بابه

النور فو الله لقد قلتم كذبت وقال أبو بكر صدقت و أمسكتم الأموال وجاد لي بماله وخذلتموني وو اساني واتبعني (تاريخ دمشق الابن عساكر: ج30 ص110)

ترجمہ: "حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھائی سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مابین ناراضی ہو گئی، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نسبت قرابت کی وجہ سے رو گردانی کرتے رہے۔ البتہ تمام ماجرا بارگاہ رسالت میں بیان کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ آپ سے تمام صورت دریافت فرمانے کے بعد لوگوں میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم لوگوں اور ابو بکر کا کیا موازنہ؟ خدا کی قسم! تم میں سے ہر ایک کے دل پر اندھیرا ہے، سوائے ابو بکر کے کہ اس کا دل نور سے معمور ہے۔ خدا کی قسم! تم لوگوں نے اسلام کے ابتدائی زمانے میں مجھے جھٹلایا، مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی، تم نے اپنے مال روک لیے اس نے میری خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیا اور تم نے مجھے ذلت دینے کی کوشش کی لیکن ابو بکر نے میری مدد اور اتباع کی۔"

حدیث: 21

رسول اللہ ﷺ کی صدیق اکبر کیلئے حمایت۔

{{عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
كنت جالسا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أقبل أبو بكر آخذا بطرف ثوبه، حتى أبدى عن ركبته، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: (أما صاحبكم فقدغامر). فسلم وقال: إني كان بيني وبين ابن الخطاب شيء، فأسرعت إليه ثم ندمت، فسألته أن يغفر لي فأبى علي، فأقبلت إليك، فقال: (يغفر الله لك يا أبابكر). ثلاثا، ثم إن عمر ندم فأتى منزل)

أبي بكر، فسأل: أثم أبو بكر، فقالوا: لا، فأتى إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسلم، فجعل وجه النبي صلى الله عليه وسلم يتمعر، حت أشفق أبو بكر، فجثا على ركبتيه فقال: يا رسول الله، و الله أنا كنت أظلم، مرتين، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: (إن الله بعثني إليكم فقلتم كذبت، وقال أبو بكر صدق. وواساني بنفسه وماله، فهل أنتم تاركوا لي صاحبي). مرتين، فما أوذي بعدها. }} (صحيح البخاري: 346/1)

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو درداء فرماتے ہیں: "میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا، اچانک ابو بکر رضی اللہ عنہ گھٹنوں تک دامن اٹھائے حاضر خدمت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! کیا تمھارے دوست اور تمھارے مابین کسی بات پر جھگڑا ہوا ہے؟ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے غمگیں لہجے میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی، میں نے ان سے سخت کلامی کر دی، پھر میں نے نادم ہو کر ان سے معافی مانگی مگر انہوں نے معاف نہیں کیا، اس لیے میں آپ کے حضور حاضر ہوا ہوں۔" آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: ابو بکر اللہ تمھیں معاف کرے۔ اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی تو وہ سیدنا ابو بکر کے مکان پر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ تو بارگاہ رسالت میں گئے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی وہیں پہنچ گئے جیسے ہی آپ وہاں پہنچے انہیں دیکھ کر رسول اللہ ﷺ رخ انور پر جلال کے آثار ظاہر ہو گئے، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق یہ دیکھ کر ڈر گئے۔ اور آپ ﷺ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ عمر کے ساتھ سخت کلامی میں نے کی تھی۔ دوبارہ یہی کہا تو سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم نے مجھے جھٹلایا، مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی پھر اس نے جان و مال سب کچھ

مجھ پر فدا کر دیا کیا تم میرے دوست کے معاملے کو میری وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے؟ آپ ﷺ نے دوبارہ یہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کسی نے بھی ایذا نہ دی۔"

حدیث: 22

خدا چاہتا ہے رضائے صدیق۔

{{عن ابن عمر قال كنت عند النبي (صلى الله عليه وسلم) وعنده أبو بكر الصديق وعليه عباءة قد (4) خلها في صدره بخلال فنزل عليه جبريل فقال يا محمد مالي أرى أبا (5) بكر عليه عباءة قد خلها في صدره بخلال فقال يا جبريل أنفق ماله علي قبل الفتح قال فإن الله عز وجل يقرأ عليك السلام ويقول لك قل له أراض أنت عني في فقرك هذا أم ساخط فقال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) يا أبا بكر إن الله يقرأ عليك السلام ويقول لك أراض أنت عني في فقرك هذا أم ساخط فقال أبو بكر أسخط على ربي أنا عن ربي راض أنا عن ربي راض أنا عن ربي راض}} (تاريخ دمشق لابن عساكر: 71/30)

ترجمہ: "سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر تھا کہ وہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک چوغہ پہنے تشریف فرما تھے جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔ اتنے میں جبریل امین بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آج ابو بکر نے ایسا چوغہ کیوں پہنا ہوا ہے؟ فرمایا: اے جبریل! اس نے سارا مال فتح مکہ سے پہلے مجھ پر قربان کر دیا ہے۔ جبریل نے عرض کیا: اللہ آپ پر سلام بھیجتا ہے، اور فرماتا ہے ان سے پوچھئیے کہ وہ اللہ سے راضی ہیں یا ناراض؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اے ابو بکر! اللہ تمھیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے راضی ہو یا نہیں؟ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: "میں اپنے پروردگار سے ناراض کیسے ہو سکتا ہوں؟ میں اپنے رب راضی ہوں میں نے اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔"

حدیث: 23

امت پر سب سے زیادہ مہربان۔

{{حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ المَجِيدِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْحَمُ » أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، }} (سنن ترمذی: الرقم 3791)

ترجمہ: "سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابو بکر ہیں۔"

حدیث: 24

ابو بکر پر کسی کو فضیلت نہ دینا۔

{{وعن أنس قال: قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم: "خير أصحابي أبو بكر" وعن جابر قال: كنا عند باب النبي -صلى الله عليه وسلم- نفرًا من المهاجرين والأنصار نتذاكر الأنصار فارتفعت أصواتنا، فخرج علينا رسول الله -صلى الله عليه وسلم- فقال: "فيم أنتم؟" فقلنا: نتذاكر الفضائل قال: "فلا تقدموا على أبي بكر أحدًا: فإنه أفضلكم في الدنيا والآخرة"}} (رياض النضره: 137/1)

ترجمہ: "حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم مہاجرین و انصار رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔ (غالبا مسجد میں آپ دروازے کے قریب بیٹھے تھے کیونکہ آپ ﷺ کا دروازے مسجد میں کھلتا تھا) دوران بحث آوازیں بلند ہو گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس بات پر بحث کر رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! فضیلت پر بحث ہو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر پر کسی کو فضیلت مت دینا کہ وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہے۔"

حدیث: 25

غار اور حوض کوثر کے ساتھی۔

{{حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ» صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِي فِي «الْغَارِ}} (سنن ترمذی: 3670)

ترجمہ: "سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو بکر! تم ہجرت کے دوران غار میں میرے ساتھی تھے لہذا حوض کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو گے۔"

حدیث: 26

صدیق اکبر و سیدنا عمر کی محبت جنت کی ضمانت۔

{{عن أبي هريرة قال: خرج النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على علي بن

أبي طالب فاستقبله أبو بكر وعمر فقال له: يا علي أتحب هذين الشيخين! قال: نعم يا رسول الله! قال: أحبهما تدخل الجنة.}} (كنزالعمال: 36116)

ترجمہ: "ایک بار مولا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا سہارا لیے ہوئے سرکار دو عالم ﷺ باہر تشریف لائے تو سیدنا ابو بکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مولا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! کیا تم ان دونوں سے محبت کرتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا: ان سے محبت قائم رکھو، جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"

حدیث: 27

صدیق کیلئے خدا اور رسول بس۔

{{ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ البَزَّازُ البَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ، يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (٦١٥) أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: اليَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا» أَبْقَيْتَ «لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا» أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ «لِأَهْلِكَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.}} (سنن ترمذی: 3675)

ترجمہ: "سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا، میں نے

(دل میں) کہا: اگر میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کسی دن آگے بڑھ سکوں گا تو آج کے دن آگے بڑھ جاؤں گا، پھر میں اپنا آدھا مال آپ ﷺ کے پاس لے آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اپنے "گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا" ہے؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی (ان کے لیے بھی چھوڑا ہوں) اور ابو بکر رضی اللہ عنہ وہ سب مال لے آئے جو ان کے پاس تھا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ابو بکر! "اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا" ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: ان کے لیے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو چھوڑ کر آیا ہوں، میں نے (اپنے جی میں) کہا: اللہ کی قسم! میں ان سے کبھی بھی آگے نہیں بڑھ سکوں گا۔"

حدیث: 28

رسول اللہ ﷺ ابو بکر کے مال اور گھر کو اپنا مال اور گھر سمجھتے تھے۔

{{قَالَ أَنَسٌ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ كَأَنَّهُ بَيْتُهُ, وَيَصْنَعُ بِمَالِ أَبِي بَكْرٍ كَمَا يَصْنَعُ بِمَالِهِ}} (الشریعہ للآجری: 1813/4)

ترجمہ: "سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سیدنا ابو بکر صدیق کے گھر ایسے داخل ہوتے جیسا کہ اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال میں اپنے ذاتی مال کی طرح تصرف فرمایا کرتے تھے۔"

حدیث: 29

امام صدیق اکبر سب سے مقدم ہے۔

{{حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا «يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ»:}} (سنن ترمذی: 3673)

ترجمہ: "سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس قوم میں ابو بکر ہوں تو ان کیلئے مناسب نہیں کہ کوئی اور انکی امامت کرے۔"

حدیث: 30

صدیق اکبر نے بغیر تردد کے اسلام قبول کیا۔

{{أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَر بْن السمين بِإِسْنَادِهِ إِلَى يونس بن بكير، عن ابن إسحاق قال: حدثني محمد بْن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْن عَبْد اللَّهِ بْن الْحُصَيْنِ التَّمِيمِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم قَالَ: «ما دعوت أحدا إِلَى الإِسْلامِ إِلا كَانَتْ لَهُ عَنْهُ كَبْوَةٌ وتردّد ونظر، إلا أبا بكر عَتَمَ حِينَ}} (اسد الغابہ: 207/3)

ترجمہ: "عبد اللہ بن حسین التمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے جس شخص کو بھی اسلام کی دعوت دی اس نے تردد اور تھوڑا بہت غور و فکر ضرور کیا، مگر جب میں نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسلام کو دعوت دی تو انہوں نے کوئی تردد نہیں کیا۔" (اور فورا کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گئے۔)

حدیث: 31

بلاؤ اپنے والد اور بھائی کو تاکہ صدیق اکبر کی خلافت کے بارے میں لکھ دوں۔

{{حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: «قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ: ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكِ وَأَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولَ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَى، وَيَأْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ».}} (صحيح مسلم: 2387)

ترجمہ: "سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت مرض میں مجھے ارشاد فرمایا: کہ بلا لاؤ اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو تاکہ میں لکھ دوں، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں اولی ہوں۔ بلکہ اللہ اور مومنین ابو بکر کے سوا کسی کو پسند ہی نہیں کریں گے۔"

حدیث: 32

صدیق اکبر تمام انبیاء و رسولوں کے صحابہ سے افضل ہے۔

{{عن انس قال رسول الله ما صحب النبيين والمرسلين أجمعين ولا صاحب يس أفضل من أبي بكر.}} (كنز العمال: 32564)

ترجمہ: " سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمام انبیاء اور رسولوں کے صحابہ اور یاسین کا کوئی صحابی ابوبکر سے افضل نہیں۔"

حدیث: 33

صدیق اکبر سے خطاء کا وقوع اللہ تعالی کو نا پسند ہے۔

عن معاذ بن جبل فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ» اللهَ مِنْ

فَوْقَ سَمَائِهِ يَكْرَهُ أَنْ يُخْطِئَ أَبُو بَكْرٍ فِي الأَرْضِ (شرح مذاهب اهل السنه لابن شاهين: 152)

ترجمہ: "سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالی آسمان پر ناپسند کرتا ہے کہ ابو بکر سے زمین پر کوئی خطا ہو۔"

حدیث: 34

افضیلت ابو بکر آسمان پر نوارنی قلم سے لکھی ہوئی ہے۔

{{عن سليمان قال رسول الله لما خلق الله العرش كتب عليه بقلم من نور طول القلم ما بين المشرق والمغرب: لا إله إلا الله، محمد رسول الله، به آخذ وبه أعطي، و أمته أفضل الأمم و أفضلها أبو بكر الصديق. }} (كنز العمال: 32581)

ترجمہ: "حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو بنایا تو اس پر نور کے قلم سے لکھا، اس قلم کی لمبائی مشرق اور مغرب کے درمیان ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ کے رسول ہیں، میں ان کے صدقے لیتا ہوں۔ میں انہی کے وسیلے سے دیتا ہوں اور اس کی امت بہترین امت ہے اور ان میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں۔"

حدیث: 35

ہجرت میں معیت رسول ﷺ

{{عن عَلِيّ بن أبي طَالب قال رسول الله ﷺ:
أَتَانِي جِبْرِيل قلت يَا جِبْرِيل من يُهَاجر معي قَالَ أَبُو بكر وهُوَ يَلِي أَمر

أمتك من بعْدك وهُوَ أفضل أمتك.}} (مسند الفردوس: 1631)

ترجمہ: "سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ فرمایا: جرائیل میرے پاس آئے، میں نے کہا اے جرائیل میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا؟ ذرض کی: ابو بکر، اور وہ آپ کے بعد آپ کی امت کے ذمہ دار ہوں گے اور وہ آپ کی امت میں سب سے بہتر ہوں گے۔"

حدیث: 36

صدیق اکبر کا حساب نہیں گا۔

{{أخبرنا أبو نعيم عن إبراهيم بن أبي يحيى عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم الناس كلهم محاسبون إلا أبا بكر رضي اللهعنه.}} (المتفق والمتفرق للخطيب: 103)

ترجمہ: "سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمام لوگوں سے حساب لیا جائے گا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔"

حدیث: 37

میرے بعد شیخین کی پیروی کرنا۔

{{حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي» لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ «بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ}} (ابن ماجه: 97)

ترجمہ: "سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نہیں جانتا کہ میں کب تک تمہارے درمیان رہوں گا، للذا میرے بعد والوں کی پیروی" کرو۔ اور آپ ﷺ نے ابو بکر اور عمر کی طرف اشارہ کیا۔"

حدیث: 38

شیخین میں کان اور آنکھ ہیں۔

{{ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هَذَانِ» السَّمْعُ وَالْبَصَرُ . }} (ترمذی: 36712)

ترجمہ: "عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا اور کہا: یہ میرے کان اور آنکھیں ہیں۔"

حدیث: 39

رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر کی تخلیق ایک مٹی سے.

{{عن ابن عبّاس قال رسول الله ﷺ خلقت أنا وأبو بكر من طِينَة وَاحِدَة}} (مسند الفردوس: 2951)

ترجمہ: "سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور ابو بکر ایک مٹی سے تخلیق کیے گئے ہیں۔"

حدیث: 40

صدیق اکبر سے محبت رکھنے والے سے رسول اللہ ﷺ محبت کرتے ہیں۔

{{ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، إِمْلَاءً ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، ثنا نَافِعٌ أَبُو هُرْمُزَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْتَنِي» لَقِيتُ إِخْوَانِي فَإِنِّي «أُحِبُّهُمْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَلَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانُكَ؟ قَالَ: لَا، » أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَإِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ يَرَوْنِي وَآمَنُوا بِي وَصَدَّقُونِي وَأَحَبُّونِي، حَتَّى أَنِّي أَحَبُّ إِلَى أَحَدِهِمْ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ، أَلَا تُحِبُّ يَا أَبَا بَكْرٍ قَوْمًا أَحَبُّوكَ بِحُبِّي «إِيَّاكَ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: فَأَحِبَّهُمْ » مَا أَحَبُّوكَ بِحُبِّي «إِيَّاكَ وَهَذَا الْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَا يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ أَبَا بَكْرٍ }} (فضائل خلفاء لابن نعيم: 34)

ترجمہ: "سیدنا انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں سے ملتا، کیونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔" ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، "تم میرے ساتھی ہو۔ اور میرے بھائی وہ ہیں جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور مجھ سے محبت کی۔ کہ میں ان میں سے ہر ایک کو اس کے باپ اور بیٹے سے زیادہ عزیز ہوں۔ اور فرمایا: اے ابوبکر کیا تم اس قوم سے محبت نہیں کرتے جنہوں نے مجھ سے محبت کی وجہ سے تم سے محبت کی؟ عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: "پھر میں ان سے اس وقت تک محبت کرتا ہوں جب تک کہ وہ تم سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرتے ہیں۔" (یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی محبت نہیں کرتا سوائے اس کے جو ابوبکر سے محبت کرتا ہے۔)

تمت بالخیر